سوال

(261)بینک کے شئیرز پر منافع کی شرعی حیثیت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینک کے شئیرز پر جو منافع کے نام پر رقم دی جاتی ہے کیا وہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شئیر کا مسئلہ ایسا ہے کہ جب بینک کا پورا نظام ہی سودی کاروبار پر مبنی ہے تو آپ بینک سے جو شئیر پر نفع حاصل کریں گے ظاہر ہے کہ اس میں بھی سودی رقم آئے گی۔ اس واسطے بینکوں کے شئیرز خریدنا اوراس پر منافع کے نام سے رقم لینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی ایسی کمپنی قائم کریں جو مضاربہ کے اصول پر کام کرے، مضاربہ کے اصول کا مطلب یہ ہے کہ سرمایہ دار اپنا سرمایہ لگائیں اور کمپنی میں جو لوگ محنت کرنے والے، کاروبار کرنے والے ہوں وہ اپنی محنت، اپنی عقل و رائے اس میں صرف کریں، علاوہ ازیں جب سرمایہ لگائیں تو فریقین (یعنی کمپنی اور جو لوگ سرمایہ لگاتے ہیں) اسی وقت یہ طے کرلیں کہ ایک کی رقم رہے گی اور دوسرے کی محنت اور پھر دونوں کی محنت اور رقم سے جو نفع حاصل ہوگا اسے اتنے فیصد کے حساب سے آپس میں بانٹ لیں گے اور نفع و نقصان میں دونوں فریق شامل ہوں گے۔ نیز یہ کمپنی سودی کاروبار یا کوئی ایسا کاروبار نہیں کرے گی جو جائز نہیں ہے مثلاً شراب سازی اور شراب کی خرید وفروخت کا کاروبار نہیں کرے گی، فلم سازی کا کام نہیں کرے گی، جوا وغیرہ ناجائز کاروبار میں رقم نہیں لگائے گی، اسی طرح اور کوئی حرام کاروبار نہیں کرے گی تو جب اس طرح کی کمپنیوں کا شئیر اوراس کا نفع ہو تو جائز ہے، اگر اس طرح کی کمپنی قائم ہوجائے (اور ایسا کرنا آسان ہے کوئی محال چیز نہیں ہے، صرف تھوڑی سی محنت کرنے کی ضرورت ہے) تو اس کا شئیر لینا جائز ہے اوراس پر جو نفع ملے گا وہ نفع بھی جائز ہوگا۔ لیکن آج کل جو بھی کمپنیاں اور بینک شئیر کا کاروبار کرتے ہیں وہ تقریباً سارے ادارے اپنا کاروبار سودی بنیاد پر کرتے ہیں، وہ اپنی رقم سود پر دیتے ہیں، لوگوں سے سود پر رقم لیتے ہیں، اس واسطے ان کا شئیر لینا جائز نہیں۔ (سود اوراس کے احکام ومسائل، ص:95-96)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

خرید وفروخت اور حلال وحرام کے مسائل، صفحہ:560

محدث فتویٰ